پراپیگنڈا مہم اِس طرح چلائی جارہی ہے جیسے مسیحیوں کے وجود کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ انسانی حقوق کے تحفّظ کے لیے بیانات جاری ہوئے ہیں۔ صدر سوہارتو کو سیکڑوں خطوط لکھے گئے اور مغربی دُنیا کے ایونجلیکل حلقوں میں چندے جمع ہوئے اور دعائیں مانگی گئی ہیں۔ شمالی امریکہ میں آباد انڈونیشی مسیحیوں نے انٹرنیٹ کا خوب استعمال کیا ہے۔ تباہ شدہ یا جلے ہوئے چرچوں کی تصاویر مہیّا کر کے نہ صرف چندے اکھٹے کیے گئے ہیں، بلکہ ہنگاموں کی ساری ذمہ داری اسلام اور مسلمانوں پر ڈال دی گئی ہے، حالانکہ سورابایا کے مسیحیوں کو حکومت نے امداد فراہم کی ہے، تاکہ چرچوں کی تعمیرِ نو کی جائے اور متاثرین کو مدد دی جائے۔

کیا انڈونیشیا کی اکثریتی آبادی سے بگاڑ پیدا کر کے "امن وامان" کے لیے "پُرخلوص دعاؤں" کی کامیابی کی توقع ہو سکتی ہے؟ یہ سوال شاید انڈونیشیا کے مسیحیوں ہی کے لیے نہیں، بلکہ عالمِ اسلام کے ہر ملک میں آباد مسیحی برادری کے سوچنے کا ہے۔ [اس مضمون میں "کرسچینٹی ٹوڈے" کی رپورٹ A Nation Out of Control? سے خصوصی استفادہ کیا گیا ہے۔]

پاکستان: اقلیّتوں کے خلاف کوئی امتیازی سلوک نہیں برتا جارہا۔

جنیوا میں "کمیشن برائے انسانی حقوق" کو پاکستانی مندوب جناب سائرس قاضی نے بتایا ہے کہ پاکستان میں اقلیّتوں کے خلاف نہ تو کوئی باضابطہ امتیازی سلوک روا رکھا جارہا ہے، اور نہ سماجی اقدار نے کبھی اِس کی اجازت دی ہے۔ کسی سے امتیازی سلوک برتنا سرے سے اسلام کی روح کے خلاف ہے۔ امتیازی سلوک اسلام، دستور وقانون اور پاکستانی معاشرے کے طور طریقوں سے متصادم ہے۔

۹۸-۱۹۹۷ء میں حکومت پاکستان نے اقلیّتی برادریوں کی فلاح و بہبود کے لیے چھ کروڑ پچاس لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ "اقلیّتی برادریوں کی ثقافت کے تحفّظ اور ترویج کے لیے" حکومت نے صرف اقلیّتی افراد کے لیے "نیشنل کلچرل ایوارڈز" کی سکیم شروع کی ہے۔ اِس کے مطابق ہر سال ادب، فنونِ لطیفہ، اداکاری و گلوکاری اور فوک آرٹس کے شعبوں میں ایوارڈ دیے جاتے ہیں اور ہر ایوارڈ کے ساتھ پچاس ہزار روپے کی نقد رقم شامل ہوتی ہے۔

اقلیّتوں سے تعلق رکھنے والے مستحق طلبہ وطالبات کی تعلیمی ضروریات کے لیے پچاس لاکھ روپے سے ایک فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ ۹۷-۱۹۹۶ء کے لیے وظائف کی تجویز قومی اسمبلی کے اقلیّتی ارکان کی طرف سے جلد ہی متعلقہ حکّام کو موصول ہو جائے گی۔

وزیرِاعظم پاکستان کی طرف سے ہر سال مسیحی برادری کے نادار اور مستحق افراد میں کرسمس کے موقع پر ۳۵ لاکھ روپے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اتنی ہی رقم ہندو برادری میں دیوالی کے موقع پر تقسیم ہوتی

ہے۔ مختصر سی پارسی برادری کو اُن کے تہوار کے موقع پر ۵ لاکھ روپے دیے جاتے ہیں۔

: مسیحی فوجی افسروں کے لیے اعزاز

گولڈن جوبلی سال میں صدرِ پاکستان کی طرف سے سول اور فوجی اعزازات حاصل کرنے والوں میں پاکستان آرمی کے پہلے مسیحی میجر جنرل جولین پیٹر اور میجر عمانویل جوشوا شامل ہیں۔ میجر جنرل جولین پیٹر کو "ہلالِ امتیاز (ملٹری)" اور میجر عمانوئیل جوشوا کو "تمغۂ امتیاز" دیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ گزشتہ سال پی-این- شفا کراچی کی میٹرن کرنل انجلینا پروین عبداللہ خان کو پاکستان آرمی میں نرسنگ کے شعبے میں خدمات انجام دینے کے اعتراف میں "ستارہ امتیاز (ملٹری)" پیش کیا گیا تھا۔ پاکستان آرمی میں وہ پہلی مسیحی خاتون ہیں جنہیں یہ اعزاز حاصل ہوا ہے۔

: مخلوط طرزِ انتخاب کی سفارش — ایک نقطۂ نظر

[الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے جداگانہ طریقِ انتخاب ختم کرنے کی تجویز پر روزنامہ "نوائے وقت" نے نوٹس لیا ہے۔ ذیل میں مؤقر معاصر کا ادارتی شذرہ پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

"اخباری اطلاعات کے مطابق الیکشن کمیشن نے غیر مسلم نشستوں کے لیے موجودہ جداگانہ طریقِ انتخاب ختم کر کے ۱۹۷۳ء کے آئین کے اصل مسودے کے مطابق مخلوط طرزِ انتخاب کی سفارش کی ہے۔ سفارشات میں ان مشکلات کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے جو غیر مسلم امیدواروں کے جداگانہ طرزِ انتخاب کے نتیجے میں الیکشن کمیشن کو درپیش رہی ہیں۔ اس ضمن میں کہا گیا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کی اصل شکل کے مطابق ایک بار پھر مخلوط طرزِ انتخاب نافذ کیا جائے۔ ماہ رواں کے آخر تک یہ رپورٹ صدرِ مملکت اور وزیر اعظم کو پیش کر دی جائے گی۔

الیکشن کمیشن کی طرف سے موجودہ جداگانہ طریقِ انتخاب ختم کرنے کی سفارش نہایت غیر منطقی اور نامناسب ہے۔ تقسیم برصغیر کے وقت پاکستان کا قیام جداگانہ طریقِ انتخاب کی بنیاد پر عمل میں لایا گیا تھا۔ ہندوؤں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جاتا تھا کہ مخلوط طرزِ انتخاب ہونا چاہیے، جبکہ مسلمانوں کے رہنماؤں نے پُرزور مطالبہ کیا کہ جداگانہ طریقِ انتخاب ہونا چاہیے، کیونکہ وہ ہندوؤں کے ساتھ مخلوط طرزِ انتخاب کے سخت مخالف تھے اور مسلمانوں نے ہندوؤں سے لڑ کر اپنا جداگانہ طریقِ انتخاب کا حق حاصل